اردو کمار بھارتی

جوابات : مشقی سرگرمی نامہ 1

سوال 1. (الف)

(۱)

حضرت سلمان فارسیؓ کے معمولات

کھجور کے پتے خریدنا	ٹوکریاں اور چٹائیاں بنانا	گھر والوں پر خرچ کرنا	خیرات کرنا

(۲) حضرت سلمان فارسیؓ کو حضورؐ سے عشق تھا۔ حضورؐ کے وصال کے بعد وہ بہت بے چین رہتے تھے۔ انھیں صرف ایک ہی لگن تھی کہ وہ جلد از جلد جنت میں جا کر حضورؐ سے ملاقات کریں، آپؐ کی صحبت میں وقت گزاریں۔ انھیں حضورؐ کی جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ ہمیشہ اسی فکر میں ڈوبے رہتے تھے کہ کب وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

(۳) حضرت سلمان فارسیؓ ہوش سنبھالتے ہی حق کی تلاش میں سرگرداں ہو گئے اور جب انھیں صحیح دین مل گیا تو دل و جان سے اس کے ہو کر رہ گئے۔ دین کی راہ میں ہر طرح کی تکلیفیں برداشت کیں۔ رسول سے عشق کا یہ عالم تھا کہ خود محبوب خدا نے کہہ دیا، ''جس نے سلمانؓ کو ناراض کیا، اس نے خدا کو ناراض کیا''۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایک سچے اور پکے مسلمان صحابی تھے۔ وہ جنگ کی حکمت عملی سے خوب واقف تھے۔ حالات کے مطابق جنگی حکمتِ عملی اختیار کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے عاشق صادق تھے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور اللہ کے احکامات پر ہمیشہ عمل کرتے تھے۔ مدائن کے ناظم اعلیٰ ہونے کے باوجود انھوں نے حکومت سے کوئی عطیہ نہیں لیا۔ اپنی محنت کی کمائی پر گزر بسر کرتے تھے۔ سادہ زندگی گزارتے تھے۔ انتقال کے وقت ان کے پاس صرف ایک بڑا پیالہ اور ایک تسلا تھا۔ اتنے سے سامان کو بھی وہ زیادہ سمجھ رہے تھے۔

سوال 1. (ب)

(۱)

غریب خاندان کے مکان کی کیفیت

باپ کا کمرہ	کمزور ستون	در و دیوار	کمروں کی تعداد
نیم روشن	ٹین کی چھت ٹکی ہوئی	بدحال، رنگ اڑا ہوا	دو

(۲) سویٹو سے نکلتے وقت پروین کے بیٹے فراز نے وہاں کے بچوں سے باتیں شروع کی تو اس کے ارد گرد بچوں کا ایک جھنڈ جمع ہو گیا۔ وہ ان کے ساتھ پرانے دوستوں کی طرح بات کر رہا تھا۔ پروین کی آنکھیں فراز کی نرمی، رحم دلی اور انسانیت کو دیکھ کر نم ہو گئیں۔ چونکہ فراز ان بچوں کا ہیرو بن گیا تھا اس لیے پروین کے لبوں پر مسکراہٹ تھی اور اس کی خوبیاں دیکھ کر خوشی کے مارے اس کی پلکیں بھیگی ہوئی تھیں۔

(۳) سیاح سویٹو کے مفلوک الحال علاقے کا دورہ اس طرح کر رہے تھے گویا وہ تفریح کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ اس علاقے کی خستہ حالی اور لوگوں کی بے بسی اور غربت کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ سیاح ان سب کو ایک منظر سمجھ رہے تھے۔ اس منظر کو انھوں نے بڑی بے نیازی سے دیکھا، ان کے ہاتھوں پر کچھ رقم رکھ دی اور اس گھر سے اس طرح باہر نکل آئے گویا کوئی تفریحی فلم دیکھ کر سنیما ہال سے باہر نکل رہے ہوں۔

سیاحوں کے اس رویے سے ان کی بے حسی کا پتا چلتا ہے۔ انھیں دوسروں کی حالت زار پر افسوس نہیں ہوا۔ ان کے دل میں ان کے لیے کچھ کرنے کا جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ انھیں ان لوگوں کی پریشانی، حالات پر کوئی افسوس بھی نہیں ہوا۔ میری رائے میں سیاحوں کا رویہ بالکل غلط تھا۔

سوال 1. (ج)

(۱)

چار ذرائع ابلاغ کے نام			
اخبار	ریڈیو	فلم	ٹیلی ویژن

(۲) برقی ذرائع میں ریڈیو کی نشریات کو اولیت کا درجہ حاصل ہے۔ ریڈیو کے نشریاتی پروگراموں کے ذریعے مختلف زبانوں کے ادب کو فروغ حاصل ہوا۔ اس میں اردو زبان و ادب کا شمار بھی ہوتا ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کا جب آغاز ہوا تو اس وقت کے کئی مشہور ادیب اور شاعر اس سے وابستہ ہو گئے تھے۔ ریڈیو پر مشاعرے ہوتے تھے، شامِ غزل اور شامِ افسانہ کا پروگرام بھی نشر ہوتا تھا۔ ان کے علاوہ بھی دیگر ادبی پروگرام ہوا کرتے تھے جیسے نئی کتابوں پر تبصرے، کسی مخصوص موضوع پر لیکچر، ملاقاتیں وغیرہ۔ ان پروگراموں کی وجہ سے اردو کے مشہور ادیب اور شاعر ریڈیو سے وابستہ رہے۔ ان کی وجہ سے ریڈیو پروگراموں کی رونق بڑھی۔ اسی بات کو مصنف نے ادیبوں اور شاعروں کی جگمگاتی کہکشاں کہا ہے۔

سوال 2. (الف)

(۱) (i) لوگ – پتھر ہو گئے

(ii) صدق پیغمبر – باغِ نخلہ کا مسافر

(iii) آوارہ لڑکے – پتھر برساتے ہیں

(iv) نعلین گردوں قدر – خون سے بھر گئے

(۲) چلچلاتی دھوپ میں آپؐ پر سنگباری کرتے کرتے لوگ اس قدر سنگدل ہو گئے کہ انھیں آپؐ کی حالتِ زار دیکھ کر بھی رحم نہیں آیا۔ شاعر نے ان کی سنگدلی کے اظہار کے لیے لفظ 'پتھر' کا استعارہ استعمال کیا ہے۔

(۳) سارے ریت منظر کا سرخی سے جل اٹھنا ایک عجیب شاعرانہ تصور ہے۔ بے شک اس میں شاعر نے مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے مگر تصوراتی حسن کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ حدِ نگاہ تک پھیلی ہوئی ریت، چلچلاتی دھوپ اور آپؐ کے جسم اطہر سے رستا لہو جو آپؐ کے قدموں کے قریب کی ریت کو سرخ کر رہا تھا اور شاعر اپنی آنکھوں پر شاعرانہ تصور کی عینک لگائے اس نظارے کو دیکھ رہا تھا۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے سارے ریت کے منظر میں آگ لگ گئی ہو اور آگ کے سرخ شعلے لپک رہے ہوں۔

سوال 2. (ب)

(ا) (i) بھیڑ میں اکیلے پن کا احساس – دوسروں سے نکلتا ہوا قد

(ii) راستہ ساتھ چلنے کے سبب – منزل تک پہنچنا مشکل ہے

(iii) نفرت کا وار سہنے کے لیے – محبت کی ڈھال ساتھ لینے کا مشورہ

(iv) جو ہر کسی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتا ہے – اپنے آپ میں اداس ہے۔

(۲) راستے کا ساتھ چلنا ایک شاعرانہ تصور ہے۔ دراصل وہ راستے کی طوالت اور منزل کی دوری کا احساس دلانے کے لیے کہتا ہے کہ منزل بھلا کیوں کر طے ہوگی جب راستہ بھی ساتھ ساتھ چل رہا ہو۔ اگر راستہ بھی ہمارے قدم سے قدم ملاتا ہوا چلے تو راستہ ہمارے قدموں ہی میں پڑا رہے گا اور منزل اتنی دور ہوگی جتنی دور تھی۔ بہر حال یہ ایک شاعرانہ تصور ہے۔ مصائب و آلام کی دشوار گزار راہوں پر چل کر منزل تک پہنچنا ایک مشکل مرحلہ ہے۔ ہر لمحہ یہی گماں ہوتا ہے کہ ہم نے ابھی اپنا سفر شروع ہی نہیں کیا کیونکہ راستہ ہمارے ساتھ ساتھ چلتا محسوس ہوتا ہے۔

(۳) دل کا اکیلا پن ایک خوبصورت ترکیب ہے اور عمدہ اسلوب بیان کی مثال ہے۔ شاعر کہتا ہے کل تک دل ماضی کی یادوں کے ہجوم سے گھرا ہوا تھا لیکن اس وقت اس پر کسی قسم کی گھبراہٹ طاری نہیں ہوتی تھی کیونکہ وہ ان یادوں سے خود کو بہلائے رکھتا تھا۔ وہ یادیں ہی اس کے لیے زندگی کا سرمایہ تھیں اور اس کے جینے کا بہانہ بھی۔ مگر اب جب یادوں نے بھی ساتھ چھوڑ دیا تو زندگی کا خالی پن لوٹ آیا ہے۔ دل بہت اکیلا ہو گیا ہے اور شاعر دل کے اکیلے پن کی وجہ سے اضطراب اور بے چینی کا شکار ہے۔

سوال 2. (ج)

(ا) (i) خدا کو منہ نہ دکھانے کی وجہ ← احساسِ شرمندگی

(ii) تاسف کی جگہ ← وقت کو ضائع کرنا

(iii) صنف کا نام ← رباعی

(iv) شاعر کا تخلص ← شاد

(۲) پہلے وقت کو اپنی لاپروائی اور غفلت کی بنا پر ضائع کرنا اور وقت گزر جانے کے بعد افسوس کرنا پھر فکرِ آخرت اور خدا کے حضور جوابدہی کے احساس سے شرمسار ہونا رباعی کا مرکزی خیال ہے جسے شادؔ نے بڑی خوبی سے بڑے ہی سلیس اور رواں انداز میں پیش کیا ہے۔

سوال 3.

(۱) ڈراما 'قصہ سوتے جاگتے کا' دراصل داستان الف لیلیٰ کا ایک قصہ ہے۔ اس میں ایک نوجوان ابوالحسن بغداد کے خلیفہ ہارون رشید کو ایک رات اپنا مہمان بناتا ہے۔ باتوں باتوں میں وہ اپنی ایک خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ خلیفہ اس کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اسے بے ہوش کر کے محل میں لے آتے ہیں اور ایک دن کا خلیفہ بنا دیتے ہیں۔ ابوالحسن اپنی خواہش پوری کرتا ہے۔ اگلے دن گھر واپس پہنچایا جاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو خلیفہ سمجھتا ہے۔ لوگوں سے جھگڑا کر لیتا ہے اور قید خانے لے جایا جاتا ہے۔ رہائی کے بعد دوبارہ اسے محل لے جایا جاتا ہے اور اسے اصل حالات بتائے جاتے ہیں۔ خلیفہ اسے انعام و اکرام سے نوازتا ہے اور مصاحبوں میں شامل کر لیتا ہے۔

(۲) **(الف)** **خلیفہ ہارون رشید :** آٹھویں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خلیفہ تھے۔ خلیفہ ڈرامے کا اہم اور مرکزی کردار ہے۔ خلیفہ ہر رات بھیس بدل کر عوام کی خبر گیری کرتے ہیں۔

(ب) **کافور :** یہ ایک حبشی غلام ہے۔ خلیفہ کے حکم پر ابوالحسن کے کپڑے تبدیل کر کے اسے اس کے مکان پر پہنچا دیتا ہے۔

(ج) **مسرور :** یہ خلیفہ ہارون رشید کے خادموں کا ایک سردار ہے جو خلیفہ کی خدمت پر مامور ہے۔ یہ خلیفہ کے احکامات کا پابند ہے۔ روزانہ صبح سویرے خلیفہ کو نماز کے لیے جگانا اس کی ذمہ داری ہے۔

(۳) خلیفہ ہارون رشید کو اپنی رعایا کا بڑا خیال تھا۔ وہ رعایا کے حالات سے باخبر رہنے کے لیے بھیس بدل کر رات میں شہر کا گشت لگایا کرتا تھا۔ ایک رات خلیفہ کی ملاقات ابوالحسن سے ہوگئی۔ ابوالحسن انھیں اپنا مہمان بناتا ہے۔ کھانے کے بعد باتوں باتوں میں اس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ وہ اپنے محلے کے ایک امیر آدمی اور اس کے چار دوستوں کو سو سو کوڑے لگوانا چاہتا ہے کیونکہ وہ لوگ محلے کے لوگوں کو بہت پریشان کرتے ہیں۔ خلیفہ نے طے کیا کہ ابوالحسن کو ایک دن کا خلیفہ بنا دے گا تاکہ وہ اپنی خواہش پوری کر سکے۔ خلیفہ ابوالحسن کو بے ہوش کر کے اپنے محل میں لے آتے ہیں اور ایسا انتظام کرتے ہیں کہ صبح اٹھ کر ابوالحسن اپنے آپ کو خلیفہ سمجھے اور اپنی خواہش پوری کر لے۔

سوال 4. (الف)

(۱) (i) مفرد جملہ

(ii) مخلوط جملہ

(۲) (i) **ہاتھ تنگ ہونا :** حسرتؔ موہانی کا ہاتھ زندگی بھر تنگ رہا۔

(ii) **برگ و بار لانا :** بچے کی چھوٹی چھوٹی چوریاں کرنے کا عمل جب برگ و بار لایا تو اسے جیل کی ہوا کھانی پڑی۔

(۳) (i) جہاں چاہ وہاں راہ

(ii) الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے

(۴) (i) پابند نظم

(ii) غزل

(۵) **صنعت تلمیح کی تعریف :** شعر میں کسی تاریخی، مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کرنے والے الفاظ استعمال کیے جائیں تو اسے 'صنعت تلمیح' کہتے ہیں۔

مثال : مصحفیؔ گوشۂ عزلت کو سمجھ تخت شہی   کیا کرے گا تو عبث ملکِ سلیماں لے کر

سوال 4. (ب)

(۱) (i) حرفِ اضافت : کے

(ii) شب وروز، ماہ وسال، قروب وجوار (کوئی ایک)

(۲) (i) مضاف : بچوں

(ii) مضاف الیہ : ادب

(۳) (i) تصنیف کرنے والا – مصنف

(ii) ترتیب دینے والا – مرتب

(۴) (i) آغاز × انجام

نور × ظلمت

(ii) کام کاج، صحیح سلامت، جان پہچان، آن بان (کوئی دو)

(۵) (i) سابقہ 'با' سے ایک لفظ : باادب، باوفا، باحیا

(ii) لاحقہ 'ناک' سے ایک لفظ : خوف ناک، غضب ناک، خطرناک۔

سوال 5. (الف)، (ب) اور (ج) ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں کی خود سے جانچ کرنے کی بابت ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں میں طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ جواب میں اپنے خیالات اور تصورات کو اپنی زبان میں لکھیں۔ان سرگرمیوں کی نوعیت آزادانہ جواب کی ہوتی ہے۔طلبہ ان کے جوابات اپنے طور پر لکھیں۔

اس مضمون کے حل شدہ پہلے سرگرمی نامے میں اطلاقی تحریری سرگرمیوں کے جوابات کا طلبہ مطالعہ کریں؛ تقسیم نمبرات کے نکات کو ذہن نشیں کریں اور اپنے لکھے ہوئے جوابات کی خود ہی جانچ کرنے کی کوشش کریں۔حسب ضرورت اپنے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کریں۔

اطلاقی تحریروں کے مزید مطالعے کے لیے **'نونیت اردو زبانِ اوّل اطلاقی تحریر: دسویں جماعت'** کی کتاب میں دیے گئے اطلاقی تحریر کے نمونوں کو ضرور پڑھیں۔

★★★